۲۶ ربیعُ الاوّل ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:89)

ہمیشہ نفع دینے والا کاروبار

- روئی سے ہاتھ صاف کرنا کیسا؟ 07
- بچے کو ریکارڈ شُدہ اذان سُنانا کیسا؟ 08
- صَدَقہ غریبوں کو دینا اچھا ہے یا پرندوں کو؟ 10
- ”احمقوں کی جنّت“ کا کیا مطلب ہے؟ 17

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ہمیشہ نفع دینے والا کاروبار[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۵ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص بَروزِ جمعہ مجھ پر 100 بار دُرُودِ پاک پڑھے جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اس کے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے (یعنی سب کو کافی ہو جائے۔)[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمیشہ نفع دینے والا کاروبار

سُوال: راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل اور اس حوالے سے کچھ ترغیبی کلمات اِرشاد فرما دیجیے۔[3]

جواب: ہر کاروبار میں نفع و نقصان کے پہلو ہوتے ہیں لیکن راہِ خُدا میں خرچ کرنا ایک ایسا کاروبار ہے جس میں صرف نفع ہی نفع ہے کوئی نقصان نہیں ہے۔ نیز راہِ خدا میں خرچ کرنے سے بندے کا مال محفوظ رہتا ہے جبکہ بینکوں میں ڈکیتیاں پڑ جاتی ہیں، لاکرز ٹوٹ جاتے ہیں اور بینکوں کا دیوالیہ نکل جاتا ہے جبکہ راہِ خدا میں دینے سے مال ایسی جگہ جمع ہوتا ہے جہاں خیانت، چوری اور ڈکیتی کا خوف نہیں ہوتا بلکہ وہاں جتنا مال جمع کروایا جائے اس میں اِضافہ ہی ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! جو مال

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۶ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۱ھ بمطابق 23 نومبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... حلیة الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۸/۴۸، حدیث: ۱۱۳۴۱۔

3 ...... یہ سوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کر دیا وہی اصل مال ہے اور یہ اس وقت کام آئے گا کہ جب ہمیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہو گی اور اس کے علاوہ جو مال ہے اسے ہم کھا کر ہضم اور پہن کر پُرانا کر دیں گے۔[1]

سب سے عمدہ اونٹ راہِ خدا میں دے دیا (حکایت)

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں چاہتا ہوں آپ کی صحبت میں رہوں اور آپ کی خدمت کروں۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو ذَر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اس کے لیے ایک شرط ہے کہ جب میں تمہیں اپنے مال میں سے راہِ خُدا میں خرچ کرنے کا کہوں تو سب سے عمدہ مال خرچ کرنا۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کسی نے مشورہ دیا کہ حضور! دَریا کے کنارے کچھ غریب لوگ آباد ہیں اگر ان میں گوشت وغیرہ تقسیم ہو جائے تو... آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر جو شخص خدمت کے لیے حاضر ہوا تھا اسے حکم دیا کہ میرے اونٹوں میں سے سب سے عمدہ اونٹ نحر کرو اور اس کا گوشت ان غریبوں میں بانٹ دو اور جتنا ان سب کو دو اتنا ہی حِصّہ مجھے بھی دے دو۔ چنانچہ اس نے ایک بہترین اونٹنی لا کر دِکھائی اور پوچھا کہ میں اسے نحر کر دوں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: یہ سب سے بہترین تو نہیں ہے، میرے پاس اس سے بھی بہتر اونٹ ہے۔ خادم نے عرض کی: حضور! پہلے میں نے سوچا اسی کو لے لوں کہ یہ سب سے بہترین ہے لیکن میں اس اونٹنی کو اس لیے لایا ہوں کہ وہ اونٹ حضور کی ضَرورت کا ہے اور سواری کے لیے کام آتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: تم نے میری ضرورت کی وجہ سے اس کو چھوڑا ہے؟ وہ کہنے لگا: جی ہاں بالکل ایسا ہی ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: نہیں اسی کو نحر کر کے تقسیم کرو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میری ضَرورت کا دِن کون سا ہے؟ پھر اِرشاد فرمایا: میری ضَرورت کا دِن وہ ہے جس دِن میں اِنتقال کے بعد قبر میں رکھ دیا جاؤں گا۔[2] ظاہر ہے جب سب سے عمدہ چیز راہِ خدا میں دی ہو گی تو اس کا ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ چوتھے

---

1. ...... رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِنسان کہتا ہے: میرا مال، میرا مال اور تمہارے لئے تو تمہارا مال وہی ہے جو تم نے صَدَقہ کر کے باقی رکھا یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پُرانا کر دیا۔ (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، ص ۱۲۱۰، حدیث: ۷۴۲۰)

2. ...... تاریخ ابن عساکر، ابوذر الغفاری، ۶۶/ ۲۰۵-۲۰۶، رقم: ۸۴۹۵۔

www.dawateislami.net

پارے کی پہلی آیت میں ہے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (پ۴، آل عمران: ۹۲) ترجمۂ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

اَسّی ہزار (80,000) حافظِ قرآن بنانے والی مَدَنی تحریک

خرچ کرنے کے بہت سارے مَواقع ہوتے ہیں ان میں سے ایک موقع اللہ پاک کے کلام قرآنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کے لیے خرچ کرنے کا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مدارسُ المدینہ میں قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے اور اب تک (۲۶ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ بمطابق 23 نومبر 2019) تقریباً اَسّی ہزار (80,000) حافظِ قرآن اِن مدارس سے حفظ کر چکے ہیں۔ یہ واقعی بہت بڑی تعداد ہے، آدمی سوچے تو حیران ہو جائے۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی جامعاتُ المدینہ بھی چلا رہی ہے جن کی تعداد 775 ہے، ان جامعاتُ المدینہ میں دَرسِ نظامی یعنی عالِم کورس کروایا جاتا ہے اور پڑھنے والے طُلَبائے کِرام کے لیے کھانا پینا اور رِہائش فری ہوتی ہے، اس کے علاوہ دیگر خرچے بھی ہوتے ہیں جیسا کہ صفائی ستھرائی کے لیے خادم رکھے جاتے ہے اور اس طرح کے کئی لوازمات ہوتے ہیں جن میں دعوتِ اسلامی کے سالانہ اَربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے لوگ سوچتے ہوں کہ ان کے اَربوں روپے کے اَخراجات ہیں پھر بھی یہ کوئی مَدْرَسہ کم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں تو یاد رَکھیے! مَدْرَسہ کم کرنا تو دُور کی بات ہے ہم ایک طالبِ عِلم بھی کم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں، ہم پیسے جمع کریں گے اور اِنْ شَآءَ اللہ ان مدارِس کو چلاتے رہیں گے، نہ صرف چلاتے رہیں گے بلکہ بڑھاتے بھی رہیں گے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ یہ خرچہ صرف مدارسُ المدینہ اور جامعاتُ المدینہ کا ہے۔ مَدَنی چینل وغیرہ کے اخراجات اس میں شامل نہیں ہیں، ظاہر ہے مَدَنی چینل بھی مُفت نہیں چلتا اس کے بھی بہت اخراجات ہیں۔ اللہ پاک دے رہا ہے اور اسی کے کرم سے سارا انظام چل رہا ہے۔ جو لوگ اللہ پاک کے دِین کی خِدمت کرنے نکلتے ہیں اللہ پاک ان کی مدد فرماتا ہے[1] اور ایسے بندے پیدا کرتا ہے جو دِین کی خِدمت کرنے والوں کی مدد کرتے ہیں،

[1] ...... اللہ پاک قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾ (پ۲۶، محمد: ۷) ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اگر تم دِینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

www.dawateislami.net

ان کا یہ ذہن ہوتا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے تو اللہ پاک نے جو ہمیں مال دیا ہے اس میں سے مالی مدد ہی کر دیں۔ یہ بھی قسمت والوں کا ہی حِصّہ ہے ورنہ بعض نادان تو مولانا لوگوں کو بُرا بھلا ہی بول رہے ہوتے ہیں۔ لوگ راہِ خدا میں دیتے ہیں اسی وجہ سے دنیا بھر میں موجود لاکھوں مَساجِد کا نِظام چل رہا ہے۔ اگر ہم بھی لوگوں کو راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دِلاتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کا ثواب ہمیں بھی ملتا رہے گا، اگرچہ ہم اپنی جیب سے نہ بھی دیں تب بھی ترغیب دِلانے کا ثواب ملے گا۔ غریب آدمی بڑی رقم نہیں دے سکتا تو کوئی بات نہیں اگر ایک روپیہ بھی مدارِسُ المدینہ اور جامعاتُ المدینہ کے لیے دے سکتا ہے تو وہی دیدے کہ قطرہ قطرہ مل کر ہی دریا بنتا ہے۔

ٹیلی تھون میں رَقم دینے والے اجیروں کے لیے دُعائے عطار

(**جامِعاتُ المدینہ** اور مدارِسُ المدینہ کے لیے ٹیلی تھون یعنی چندہ مہم کا سلسلہ شروع ہونا تھا کئی عاشقانِ رَسول حسبِ اِستطاعت عطیات جمع کروانے کی نیتیں کر رہے تھے اس دَوران رُکنِ شُوریٰ نے اجیر اسلامی بھائیوں کی نیتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا:) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے اجیر اسلامی بھائی بھی ٹیلی تھون میں حصہ لے رہے ہیں اور بعض نے ایک ایک یونٹ یعنی دس ہزار روپے دینے کی نیت کی ہے اور اس مد میں 10 ماہ تک ایک ایک ہزار روپے اپنی تنخواہ میں سے کاٹنے کا کہہ دیا ہے۔ (اس پر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اللہ کریم ان اجیروں کو ایسی برکتیں دے کہ مَرتے وقت سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہو جائے اور میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں کلمہ پڑھا دیں، ان سب کے صَدقے مجھ گناہ گار پر بھی کَرم ہو جائے، میں بھی بُرے خاتِمے سے بچ جاؤں اور مجھے بھی کلمہ نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خدمتِ دِین کا جذبہ ایسا بھی ہوتا ہے!

(**رُکنِ شُوریٰ** حاجی عبدُالحبیب عطاری نے فرمایا:) ایک طالبِ علم نے اپنی سائیکل بیچی اس کے ایک ہزار روپے ملے اس نے وہ ایک ہزار روپے ٹیلی تھون میں جمع کروا دیئے اور یہ جذبہ ان کو کیسے ملا؟ اس کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ پچھلے سال ایک اسلامی بھائی نے اپنا رِکشا بیچ کر رقم دی تھی تو میں نے نیت کی کہ میں اپنی سائیکل بیچ کر رقم جمع کرواؤں گا۔ پھر جب ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کو اِطّلاع ملی کہ فلاں طالبِ علم نے اپنی سائیکل بیچ کر ٹیلی تھون میں رقم جمع کروائی ہے تو انہوں

www.dawateislami.net

نے اس کو اپنی طرف سے نئی سائیکل دِلا دی۔ ایک اسلامی بھائی نے چند مزدوروں کی تصاویر مجھے بھیجیں کہ انہوں نے اپنی ایک دِن کی دہاڑی جو چودہ یا پندرہ سو روپے بنتی ہے ٹیلی تھون میں جمع کروا دی ہے۔ (رُکنِ شوریٰ حاجی امین عطاری نے فرمایا:) ایک طالبِ علم نے قاعدہ ناظرہ کورس میں داخلہ لیا تھا ان کے پاس ایک بکری تھی تو انہوں نے اپنی بکری بیچ دی اور اس کی رقم ٹیلی تھون میں جمع کروا دی۔ (اس پر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) ایک طالبِ علم نے کتاب ”فیضانِ نماز“ دو بار پڑھی تو میں نے اسے صوتی پیغام دیا اور شاباش دی جس کی وجہ سے اس طالبِ علم کو ایسا جذبہ ملا کہ اس نے جو پیسے عمرہ کرنے کے لیے جمع کیے تھے وہ ٹیلی تھون میں دینے کی نیت کر لی اور اپنے ناظم صاحب سے صوتی پیغام میں کہا کہ میں عمرہ کرنے کے لیے نہیں جاؤں گا اور جو رَقم میں نے عمرہ کرنے کے لیے جمع کی تھی وہ ٹیلی تھون میں دے دوں گا۔ جب مجھ تک اس طالبِ علم کا یہ پیغام پہنچا تو مجھے اس پر رحم آیا کہ بے چارہ غریب ہو گا اور نہ جانے کتنی مشکلات سے اس نے عمرے کے لیے پیسے جمع کیے ہوں گے اور پتا نہیں پھر کب اتنے پیسے جمع ہوں گے اور کب مدینے کی حاضری ہو گی جبکہ ٹیلی تھون میں دینے کے لیے اللہ پاک کے نیک بندے بہت ہیں لہٰذا میں نے دوبارہ اس طالبِ علم کو شاباش دی اور کہا: بیٹا! مدینہ دیکھ لو۔

کیا اسلامی بہنیں ٹیلی تھون میں زیورات دے سکتی ہیں؟

سُوال: کیا اسلامی بہنیں ٹیلی تھون میں اپنے زیورات دے سکتی ہیں؟

جواب: اگر ذاتی زیورات ہوں تو بالکل دے سکتی ہیں بلکہ دینے بھی چاہئیں، اِنْ شَآءَ اللہ ثواب ملے گا۔

اِیصالِ ثواب کے لیے ٹیلی تھون میں حِصّہ ڈالنا

سُوال: اگر غوثِ پاک سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے ٹیلی تھون میں حصہ ملانا چاہیں تو ملا سکتے ہیں؟ (رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: بے شک غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے بھی ٹیلی تھون میں رقم دی جا سکتی ہے۔ جو لوگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے رقم خرچ کرتے اور لنگر کا اِہتمام کرتے ہیں وہ لنگر بھی کریں اور کچھ حصہ ٹیلی تھون میں بھی دیں۔

www.dawateislami.net

بوڑھے اَفراد ٹیلی تھون میں حصہ کیسے ملائیں؟

سُوال: ہم بوڑھے اَفراد ٹیلی تھون کے لیے کس طرح کوشش کر سکتے ہیں؟

(فیضانِ مدینہ کراچی میں موجود بوڑھے اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: ہمارے بزرگ اسلامی بھائی کس طرح ٹیلی تھون کے لیے کوشش کریں؟ تو اس حوالے سے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ پہلے وہ اپنی جمع پونجی دیکھ لیں ظاہر ہے بڑھاپے کے بعد جوانی واپس نہیں آئے گی لہٰذا میرا اُن کے لیے سنجیدہ مشورہ یہ ہے کہ اگر ان کے راہِ خدا میں اپنا مال دینے سے کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو اور نہ ہی ان کی اَولاد فقر و فاقہ کا شکار ہو تو وہ اپنا مال راہِ خدا میں دے دیں اِنْ شَآءَ اللہ یہ مال ان کے کام آئے گا۔ یاد رکھیے! آخری عمر میں پیسا کیا کام آئے گا؟ اسے راہِ خدا میں دے کر کام کا بنا لیں ورنہ جوں جوں عمر بڑھتی ہے توں توں اُمید اور حرص بھی بڑھتی ہے، اللہ کریم ہمیں آزمائش میں نہ ڈالے اور سخاوت و عافیت نصیب فرمائے۔ نیز بعض بزرگوں کا خاندان میں اچھا اثر و رُسوخ ہوتا ہے اور ان کی بات مانی جاتی ہے تو ایسوں کو چاہیے کہ اپنے اثر و رُسوخ کو اِستعمال کرتے ہوئے اپنے بیٹوں، بیٹیوں، پوتوں، داماد وں اور خاندان کے دِیگر لوگوں کو ترغیب دے کر ان سے ٹیلی تھون کے لیے رقم جمع کریں، اگر وہ دُور ہوں تو انہیں فون کر کے دُعائیں دے کر نرمی اور شفقت سے ٹیلی تھون کے لیے رَقم جمع کروانے کی ترغیب دِلائیں۔ بعضوں کو تو ٹیلی تھون کا بھی پتا نہیں ہوتا چنانچہ کسی نے مجھے رَقم دی اور کہا کہ یہ رقم ”ٹیلی فون“ میں دے دینا۔ میں نے پریشان ہو کر ان سے پوچھا: کیا یہ رَقم ”ٹیلی فون“ میں دینی ہے؟ اس پر انہوں نے کہا: مَدَنی چینل پر جو ٹیلی فون بولتے ہیں اس میں دینی ہے تو تب مجھے سمجھ میں آیا کہ یہ ٹیلی تھون میں دینے کی بات کر رہے ہیں۔

نیکی میں تعاون کرنے والا بھی ثواب کا حق دار ہے

سُوال: ہم عُلَمائے کِرام اور حفاظ کے جو فضائل اَحادیثِ مُبارکہ میں پڑھتے ہیں کیا اس کی بَرکتیں اُس شخص کو بھی ملیں گی جو اِن عُلَمائے کِرام اور حفاظ کے لیے مَدَنی عطیات مہم میں حصہ لیتا، ان کے ساتھ تعاون کرتا اور ان کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! ان کے ساتھ تعاوُن کرنے والا بھی ثواب کا حق دار مانا جائے گا۔[1]

روٹی سے ہاتھ صاف کرنا کیسا؟

سُوال: لوگ کھانا کھاتے ہوئے روٹی سے ہاتھ صاف کرتے ہیں تو ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: روٹی سے ہاتھ صاف کرنا اَدب کے خلاف ہے۔[2]

سجدہ لمبا ہونے سے نماز میں کوئی خرابی تو نہیں آتی؟

سُوال: اگر دَورانِ نماز سجدہ لمبا ہو جائے تو اس سے نماز میں کوئی خرابی تو نہیں آتی؟

جواب: اگر کوئی اپنی تنہا نماز پڑھ رہا ہو اور وہ سجدے کو کچھ لمبا کر دے تو اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے، البتہ اِمام صاحب کو مقتدیوں کا خیال رکھنا ہوگا کہ کہیں ایسا نہ ہو اِمام صاحب کا دِل سجدے میں لگا ہو اور پیچھے والے بھاگنے کا سوچ رہے ہوں۔ یاد رہے! اِمام کو کوئی بھی ایسا اَنداز اِختیار نہیں کرنا چاہیے جو لوگوں کے لیے بوجھ ہو اور فی زمانہ ایسی اِحتیاطوں کی زیادہ ضَرورت ہے کیونکہ پہلے ہی لوگ مَساجد سے دُور ہیں، بے اِحتیاطی ہونے کی صورت میں مزید دُور ہو جائیں گے۔ لوگوں کو مَساجد میں سہولتیں اور آسانیاں دینی چاہئیں یہاں تک کہ اگر وہ اِس لیے مسجد میں نہیں آتے کہ AC نہیں ہے تو AC لگا دیں۔ وہ دور چلا گیا کہ جب لوگ غاروں اور سخت گرمیوں میں عبادت کیا کرتے تھے اب تو AC ہونے کے باوجود عبادت کے لیے نہیں آتے اور مَساجد خالی ہوتی ہیں۔

سجدے میں بلند آواز سے دُعا کی جائے یا آہستہ؟

سُوال: سُنا ہے سجدے میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں تو سجدے میں بلند آواز سے دُعا کریں گے یا آہستہ آواز سے؟

---

1 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر بے سُوال کوئی کچھ دے جیسے لوگ عُلَماء و مشائخ کی خدمت کرتے ہیں تو اس کے لے لینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ نیت نیک ہو تو دینے اور لینے والے دونوں داخلِ ثواب ہیں خصوصاً جبکہ لینے والا حاجت رکھتا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۳۰۳)

2 ...... صَدْرُ الشَّرِیعَه، بَدْرُ الطَّرِیقَه حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کھانے کے آداب و سنن بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ہاتھ یا چھری کو روٹی سے نہ پونچھیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۷۷، حصہ: ۱۶)

www.dawateislami.net

جواب: جس طرح سجدے کی تسبیحات آہستہ پڑھنا سنّت ہے اِسی طرح دُعا بھی آہستہ کی جائے گی۔[1]

ناپاکی کی حالت میں عورت کا بچے کو دُودھ پلانا کیسا؟

سُوال: کیا بے غسل عورت بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟

جواب: پلا سکتی ہے۔

ساس بہو آپس میں کس طرح پیش آئیں؟

سُوال: میری بیوی اور میری ماں کی آپس میں نہیں بنتی اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجئے۔ (یوٹیوب کے ذَریعے سُوال)

جواب: آپ بیوی کو یہ سمجھائیں کہ جس طرح تم اپنی ماں کی بات سُن لیتی ہو اسی طرح میری ماں بھی اب تمہاری ماں ہے لہٰذا تم اِن کی بات بھی سُن لیا کرو اور سامنے سے بالکل جواب نہ دیا کرو تو یوں اگر بیوی زبان نہیں کھولے گی تو گھر میں امن قائم رہے گا کیونکہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ نیز بہو کا خالی زبان قابو کرنا کافی نہیں، اِس کے ساتھ ساتھ اسے اپنے منہ کو بھی پھلانے سے بچنا ہو گا، اگر یہ ساس کے سامنے منہ پھلائے گی یا بَرتن زور سے پٹخے گی یا اپنے بچوں کو جھاڑے گی تو ساس سمجھے گی کہ یہ مجھے سُنا رہی ہے تو اِس طرح بھی مُعاملات خراب ہوں گے، بہو کو چاہیے کہ ساس کے ساتھ ہنس بول کر گزارا کرے، اِنْ شَآءَ اللہ آہستہ آہستہ مُعاملات دُرُست ہو جائیں گے۔ ساس کو بھی چاہیے کہ بہو کے مُعاملے میں اِنصاف سے کام لے اور اس کے ساتھ دِل آزار گفتگو اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے بلکہ نرمی اور پیار سے پیش آئے اللہ کرے گا وہ بیٹی سے بھی بڑھ کر خدمت کرے گی۔

بچے کو ریکارڈ شُدہ اَذان سُنانا کیسا؟

سُوال: میرا بیٹا پیدا ہوا تو میں نے اُسے ریکارڈ شُدہ اذان سُنا دی تو کیا یہ دُرُست ہے؟

1..... نفل اور فرض نماز کے سجدوں میں دُعا مانگنے سے متعلق مشہور مفسر حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نفل نماز کے سجدوں میں صراحتًا (یعنی صاف لفظوں میں) دُعائیں مانگو اور دیگر نمازوں کے سجدوں میں ربِّ کریم کی تسبیح وتَحْمِیْد (یعنی پاکی وخوبی بیان) کرو کہ یہ بھی ضمنی دُعا ہے (یعنی ایک طرح سے دُعا ہی ہے کیونکہ) کریم کی تعریف بھی دُعا ہوتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۷۱) نماز کے علاوہ سجدوں میں دُعا مانگنی ہو تو عربی کے علاوہ دِیگر زبانوں میں بھی مانگ سکتے ہیں۔ (فیضانِ نماز، ص۲۵۹)

www.dawateislami.net

جواب: بچے کے کان میں اذان دینا سنّتِ مُستَحبہ ہے۔[1] لہٰذا ڈائریکٹ اس کے کان میں اذان دینا ہو گی۔ نیز اگر کسی نے اذان نہیں دی تو کوئی بات نہیں وہ اب اَذان دے دے اور اگر کسی نے بالکل ہی اذان نہ دی تب بھی وہ گناہ گار نہیں ہے، البتہ جتنا جلدی ہو سکے اتنا جلدی اذان دے دینی چاہیے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد سب سے پہلی آواز اس کے کان میں اللہ پاک کے نام کی جائے اور اذان اللہ پاک کے نام سے شروع ہوتی ہے اور یہ پوری کی پوری اللہ پاک کا ذِکر ہے۔ اگرچہ ہم اَذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله کہتے ہیں مگر یہ بھی ذِکر ہی میں شامل ہے۔

ختم شریف پڑھتے وقت پانی یا دُودھ کا گلاس رکھنا ضروری ہے؟

سُوال: ہمارے یہاں ختم شریف پڑھتے وقت ایک گلاس میں پانی اور ایک گلاس میں دُودھ رکھا جاتا ہے، کیا یہ ضروری ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: میں نے ایسا پہلی بار سُنا ہے۔ بہر حال اگر اسے فرض یا واجب نہیں سمجھتے بلکہ ویسے ہی رکھتے ہیں یا کسی بزرگ کی پیروی میں رکھتے ہیں تو اِس میں کوئی حَرج نہیں ہے۔

کیا عَلَوی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

سُوال: کیا عَلَوی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: عَلَوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے کیونکہ وہ ہاشمی ہے۔[2] حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے اِنتقال کے بعد جب مولا مشکل کُشا حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے دوسرے نکاح کیے تو اب جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

---

[1] بچے کے کان میں اذان دینا مُستَحب ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان مطلب فی المواضع التی یندب لھا الاذان فی غیر الصلاۃ، ۲/۶۲) حضرت سیّدُنا رافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے والد سے رِوایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: جب خاتونِ جنّت، شہزادیٔ کونین حضرت سیّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر حضرت سیّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی وِلادت ہوئی تو میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ نے ان کے کان میں اذان کہی۔ (ترمذی، کتاب الاضاحی، باب الاذان فی اذن المولود، ۳/۱۷۳، حدیث: ۱۵۱۹)

[2] بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب سے مُراد پانچ خاندان ہیں، آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ حارث بن عبد المطلب۔ ان کے علاوہ جنہوں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِعانت نہ کی مثلاً ابو لہب کہ اگرچہ یہ کافر بھی حضرت عبد المطلب کا بیٹا تھا مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔ (فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، ۱/۱۸۹)

www.dawateislami.net

کی اَولادیں ہوئیں وہ علوی کہلاتی ہیں۔ اگرچہ عَلَوی سَیِّد نہیں لیکن حضرتِ سَیِّدُنا عَلیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی اَولاد ہونے کی وجہ سے ہاشمی ہیں اور ہاشمی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

سچ بولنے کا ذہن کس طرح بنے؟

سُوال: آج کل کے دور میں جبکہ جھوٹ کے بغیر کام نہیں ہوتا سچ بولنے کا ذہن کس طرح بنے؟

جواب: میں یہ کیسے مان لوں کہ جھوٹ کے بغیر کام نہیں ہوتا؟ کیا ساری دُنیا جھوٹی ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر سچ کا تصور کیسے کیا جاسکتا ہے؟ کیا اب ہم سچ کو اِیجاد کریں؟ ایسا نہیں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بھاری تعداد میں اب بھی ایسے مسلمان موجود ہیں جو جھوٹ سے نفرت کرتے اور سچ بولتے ہیں لہٰذا ایسا نہیں بولنا چاہیے کہ جھوٹ کے بغیر کام نہیں چلتا۔ اگر ہماری نیت صاف ہو گی تو سچ ہی سے کام ہو جائے گا۔ یاد رہے! سانچ کو آنچ نہیں۔ سچ میں قدرتی طور پر بَرَکت اور جھوٹ میں ہلاکت و بَربادی ہے۔

صَدَقہ غریبوں کو دینا اچھا ہے یا پرندوں کو؟

سُوال: ہم جو صَدَقہ دیتے ہیں یہ غریبوں کو دینا اچھا ہے یا پرندوں کو؟

جواب: سب سے افضل صَدَقہ یہ ہے کہ بندہ اپنے غریب رِشتہ داروں کو دے[1] اور اگر ناراض رِشتہ داروں کو دیتا ہے جبکہ وہ حق دار ہوں تو زیادہ ثواب ہے[2] کیونکہ ناراض رِشتہ داروں کو دینے میں دِل نہیں مانتا بلکہ دِل میں نفرت ہوتی ہے کہ کل مَرتا ہے تو آج مر جائے تو یوں انہیں دینے میں نفس کی بھی مخالفت ہے۔ اپنے ناراض رِشتہ داروں کو صَدَقہ دیجئے اگرچہ انہیں یہ پتا نہ چلے کہ کس نے دیا ہے؟ اِس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ صُلح ہو جائے گی۔ پرندوں کو کھلانا بھی ثواب کا کام ہے مگر پرندے غریب نہیں ہوتے۔[3] ہمیں پرندوں سے تَوَکُّل سیکھنا چاہیے کہ یہ رات کو پیٹ بھر کر آتے ہیں اور سو

---

1 ...... رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مسکین پر صَدَقہ کرنے میں ایک ہی صدقہ ہے جب کہ رِشتہ داروں پر صَدَقہ کرنے میں دو صَدَقے ہیں، صَدَقہ اور صِلہ رحمی (یعنی رِشتہ داروں سے اچھا سلوک)۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی صدقۃ علی ذی القرابۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۵۸)

2 ...... مستدرک، کتاب الزکاۃ، باب افضل الصدقۃ علی ذی الرحم الکاشح، ۲/۲۷، حدیث: ۱۵۱۵ ماخوذاً۔

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/۲۶۰۔

www.dawateislami.net

جاتے ہیں اور پھر جب اگلے دِن صبح اُٹھتے ہیں تو ان کے پاس کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہوتا کیونکہ یہ اپنے لیے جمع کر کے نہیں رکھتے، اب جب یہ اُڑتے ہیں تو اللہ پاک ان کو روزی دے دیتا ہے۔ مُرغی کا توکُّل زیادہ مشہور ہے۔ مُرغی پانی پینے کے بعد اسے بچا کر نہیں رکھتی بلکہ پانی کے برتن کو پنجوں سے اُلٹ کر پانی گرا دیتی ہے کہ جس رَبّ نے پیاس لگنے پر ابھی پانی پلایا ہے وہی رَبّ بعد میں بھی پلائے گا۔ میں نے مُرغی کے حوالے سے پڑھا تھا کہ پانی پیتے ہوئے جب یہ ہر گھونٹ کے بعد پانی پیٹ میں اُتارنے کے لیے آسمان کی طرف مُنہ کر کے سانس لیتی ہے تو گویا ہر گھونٹ پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتی ہے۔ یاد رہے! اِس سے یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ اللہ پاک اُوپر ہے کیونکہ اللہ پاک سمت سے پاک ہے۔[1] بہر حال ہمیں پرندوں سے توکل سیکھنا چاہیے کہ یہ جمع کر کے نہیں رکھتے جبکہ ہم بہت زیادہ مال جمع کر کے رکھتے ہیں۔ پہلے جب ہم چھوٹے ہوتے تھے اس وقت اگر رات کو کچھ کھانا بچ جاتا تو وہ فقیروں کو دے دیا جاتا تھا کیونکہ اس وقت ہم نے فریج کا نام بھی نہیں سُنا تھا لہٰذا بچے ہوئے کھانے کو کہاں رکھ سکتے تھے؟ البتہ بعض لوگ بچا ہوا کھانا چھینکوں میں بھی رکھتے تھے تاکہ ہوا لگتی رہے اور کھانا کل تک چل جائے جبکہ عام طور پر فقیروں کو ہی دے دیا جاتا تھا۔ پھر جب فریج آئے تو لوگ بچے ہوئے کھانوں کو ان میں اور مال و دولت کو بینکوں میں جمع کرنے لگے۔ یاد رہے! اِنسان، چیونٹی اور چوہا اپنے لیے جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان میں سب سے زیادہ اِنسان جمع کر کے رکھتا ہے۔[2] بعض لوگوں کے پاس اتنا مال موجود ہوتا ہے کہ سات پشتیں کھائیں مگر اس کے باوجود وہ "هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ یعنی اور ملے" کا نعرہ لگا رہے ہوتے ہیں۔ بندہ لاکھوں، کروڑوں بلکہ اَربوں روپے چھوڑ کر قبر میں میں چلا جاتا ہے حالانکہ اگر یہ مال حلال ہے تو قیامت کے دِن اس کا حساب ہو گا اور اگر حرام ہے تو عذاب ہو گا جبکہ اس دور میں سارا مال حلال ہونا بہت مشکل ہے۔

سیٹھ جی کو فکر تھی اِک اِک کے دَس دَس کیجئے
موت آپہنچی کہ مسٹر جان واپس کیجئے

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۹، حصہ: ۱۔

2 ...... عیون الاخبار، لابن قتیبة، کتاب الطبائع، باب مساوئ الطیر، ۲/ ۱۱۵۔

www.dawateislami.net

کیا مُرغی کی طرح اِنسان بھی بچا ہوا پانی گِرا سکتا ہے؟

سُوال: جس طرح مُرغی پانی پینے کے بعد بچ جانے والا پانی گِرا دیتی ہے تو کیا اِسی طرح اِنسان بھی کھانا کھانے کے بعد بچا ہوا کھانا اِدھر اُدھر ڈال سکتا ہے؟

جواب: اگر اِنسان بچا ہوا پانی یا کھانا وغیرہ بِلاوجہ اِدھر اُدھر پھینکے گا تو گناہ گار ہو گا، البتہ کھانا کسی کو کھلا دیا یا پانی کسی کو پلا دیا یا پودوں میں ڈال دیا تو گناہ گار نہ ہو گا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوسرے دِن کے لیے بچا کر نہیں رکھتے تھے[1] لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر ہم بچا کر رکھیں گے تو گناہ گار ہوں گے بلکہ ہمیں کل کے لیے بچا کر رکھنا چاہیے کیونکہ ہمارا تَوَکُّل کمزور ہے، اگر ہمیں کل نہیں ملا تو ہم سے صبر نہیں ہو گا اور پھر بے صبری میں ہمارے مُنہ سے کچھ کا کچھ نکل جائے گا۔ یاد رکھیے! تنگ دَستی بعضوں کو کُفر تک لے جاتی ہے۔[2] تَوَکُّل کے بھی دَرَجات ہیں اور تَوَکُّل کا سب سے بڑا دَرَجہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حاصِل ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اِمَامُ الْمُتَوَکِّلِیْن یعنی تَوَکُّل کرنے والوں کے امام** ہیں۔[3] اِسی طرح ساری مخلوق میں سب سے زیادہ مُتَّقی یعنی پرہیز گار بھی میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔[4]

قبر کِن کِن لوگوں کو دبائے گی؟

سُوال: قبر کِن کِن لوگوں کو دبائے گی؟ (SMS کے ذَرِیعے سُوال)

جواب: قبر سب لوگوں کو دَبائے گی۔ اِس حوالے سے "شَرْحُ الصُّدُور"[5] سے چند رِوایات پیشِ خدمت ہیں: (1) حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بِن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ مَکّی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: فاطمہ بنتِ

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰ / ۳۲۴۔ 2 ...... شعب الایمان، باب فی الحدیث علی ترک الغل والحسد، ۵ / ۲۶۷، حدیث: ۶۶۱۲۔

3 ...... خود حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ کے سب گھر والے سَیِّدُ الْمُتَوَکِّلِیْن (یعنی توکل کرنے والوں کے سردار) تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۸۸ ماخوذاً)

4 ...... معجم کبیر، باب الحاء، مسند حسن بن علی بن ابی طالب، ۳/ ۵۶، حدیث: ۲۶۷۴۔

5 ...... "شَرْحُ الصُّدُوْر بِشَرْحِ حَالِ الْمَوْتٰی وَالْقُبُوْر" حضرتِ سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین عبدُ الرحمٰن بن ابو بکر سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتاب ہے، اس میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے موت اور قبر کے حالات و واقعات کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے، اُمَّت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے شعبہ تصنیف و تالیف اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ سے وابستہ مَدَنی عُلَمائے کرام نے اس کتاب کا اُردو زبان میں آسان ترجمہ کیا ہے جسے آپ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصِل کر سکتے ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اَسَد کے سِوا قبر کے دَبانے سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہا، عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ کے شہزادے قاسم بھی نہیں؟ اِرشاد فرمایا: بلکہ اِبراہیم بھی نہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے تھے اور یہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ اور حضرتِ سَیِّدُنا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے چھوٹے تھے۔[1] (2) حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وِصال یعنی اِنتقال ہوا تو ہم اللہ کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ان کے جنازے میں شرکت کر کے واپس ہوئے، چلتے چلتے اچانک پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ٹھہر گئے، صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ بھی آگے جا کر رُک گئے یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، عرض کی گئی: یَانَبِیَّ اللہ! آپ پیچھے کیوں رُک گئے؟ اِرشاد فرمایا: جب سَعد بن مُعاذ کو قبر میں دبایا گیا تو میں نے وہ آواز سُنی۔ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی: کیا انہیں بھی قبر نے دبایا ہے؟ حالانکہ ان کی وفات پر تو عرش جُھوم اُٹھا تھا۔[2] ایک رِوایت میں یہ بھی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر اِرشاد فرمایا: یقیناً ان کو ایک بار دبایا گیا، اگر کسی عمل کے سبب کوئی قبر کے دبانے سے نجات پاتا تو سَعد ضَرور نجات پاتے۔[3] (3) حضرتِ سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وقتِ وفات قریب آیا تو رونے لگے، پوچھا گیا: کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: مجھے حضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور قبر کا ان کو دبانا یاد آ گیا۔[4] اب یہ کہ قبر کسی کو شفقت کے ساتھ دبائے گی جیسا کہ ماں اپنے بچھڑے ہوئے لعل کو سینے سے چمٹا لیتی ہے اور کسی کو اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں گھس جائیں گی۔

کن لوگوں کی ہڈیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہوں گی؟

سُوال: وہ کونسے لوگ ہیں کہ جن کو قبر اس طرح دبائے گی کہ ان کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں

---

1. ...... تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبۃ، عن محمد بن علی بن ابی طالب، قبر فاطمۃ بنت اسد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، الجزء: ۱، ۱/۱۲۵۔
2. ...... شرح الصدور، باب ضمۃ القبر لکل احد، ص ۱۰۹۔
3. ...... طبقات ابن سعد، سعد بن معاذ، ۳/۳۲۹، رقم: ۸۷۔
4. ...... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب المحتضرین، ۵/۳۵۸، حدیث: ۲۳۷۔

www.dawateislami.net

پیوست ہو جائیں گی ؟[1]

جواب: غیر مسلموں کو قبر اِس طرح دبائے گی کہ ان کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔ اسی طرح بے نمازی کے بارے میں بھی ”فیضانِ نماز“[2] میں یہ رِوایت لکھی ہوئی ہے کہ ”بے نمازی کو بھی قبر اِس طرح دَبائے گی کہ اُس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں گی“[3] لہٰذا سب توبہ کریں، نمازوں کی پابندی کریں اور جتنی نمازیں قضا ہو گئی ہیں ان کی قضا عمری کریں یہاں تک کہ مَرتے وقت ایک نماز بھی ذِمّہ پر باقی نہ رہے۔ ”جن کے ذِمّہ قضا نمازیں ہیں ان پر واجب ہے کہ وہ جلدی جلدی انہیں ادا کر لیں اور کھانے پینے، سونے کمانے جیسی ضَروریات سے فارغ ہونے کے بعد جتنا وقت ملے اس میں قضا نمازیں پڑھتے رہیں یوں جتنا جلدی ہو سکے انہیں ادا کر لیں۔“[4] بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ پانچوں نمازوں کے ساتھ ایک ایک قضا نماز ادا کر لیں گے تو ایسا نہ کیا جائے بلکہ جلدی جلدی قضا نمازیں پڑھ لی جائیں۔ اللہ پاک ہم غافلوں پر رحم فرمائے۔

قضا نمازوں کے ہوتے ہوئے تہجُّد اور اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھنا کیسا؟

سُوال: جس کے ذِمّہ قضا نمازیں ہوں کیا وہ تہجُّد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین کے نوافل پڑھ سکتا ہے؟

جواب: تہجُّد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین مَنْصوص نمازیں ہیں اور ان کے اوقات بھی مخصوص ہیں۔ جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں عُلَمائے کِرام نے اسے یہ نمازیں پڑھنے کی اِجازت دی ہے۔ اگر کوئی ان نمازوں کی جگہ قضا نمازیں پڑھنا

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ”فیضانِ نماز“ یہ امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اپنی تحریر کردہ 600 صفحات پر مشتمل کتاب ہے، یہ نماز کا انسائیکلوپیڈیا ہے، اس میں امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نماز پڑھنے کے ثوابات، پانچ نمازوں کے فضائل، جماعت کے فضائل، مسجد کے فضائل، خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے کے فضائل، نماز نہ پڑھنے کے عذابات اور عاشقانِ نماز کی 86 حکایات کو بیان فرمایا ہے، آپ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کر کے اس کا مُطالعہ کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ نماز کے بارے میں اہم معلومات حاصل ہوں گی۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلاۃ، ص ۲۵۔ فیضانِ نماز، ص ۴۲۷۔

4 ...... دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۴۶۔ بہارِ شریعت، ۱/۷۰۸، حصہ: ۴۔

www.dawateislami.net

چاہے تو بھی اُسے اِجازت ہے اور اگر کوئی یہ نمازیں نہیں پڑھتا تو وہ گناہ گار بھی نہیں ہے لیکن ان نمازوں کو پڑھنے کے بڑے فضائل ہیں[1] لہٰذا جس سے بن پڑے وہ انہیں ضرور پڑھے۔

قبر پر سبز پودے کی ٹہنی لگانے کا شرعی حکم

سُوال: مَیِّت کو دَفن کرنے کے بعد کچھ لوگ سبز پودے کی ٹہنی قبر پر لگا دیتے ہیں تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں یہ مضمون ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو اِرشاد فرمایا: اِن دونوں میں عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات کی وجہ سے نہیں بلکہ ان میں ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور پھر دونوں قبروں پر شاخ کا ایک ایک ٹکڑا لگا کر کچھ اِس طرح اِرشاد فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں گی تب تک ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔[2] (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فقیہِ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے: جو شاخ تر ہوتی ہے اس کی تسبیح بنسبت خشک کے قوی ہوتی ہے اس لیے اس کا فائدہ زیادہ ہوتا ہے۔[3] (اِس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) بہر حال قبر پر

---

1 ...... **نمازِ اِشراق کی فضیلت:** اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے فجر کی نماز ادا کی پھر طُلُوعِ آفتاب تک اللہ پاک کا ذِکر کرتا رہا پھر دو یا چار رکعتیں اَدا کیں، اس کے بدن کو جہنّم کی آگ نہ چُھو سکے گی۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل فیمن فطر صائما، ۳/ ۴۲۰، حدیث: ۳۹۵۷) **نمازِ چاشت کی فضیلت:** سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: جو چاشت کی دو رکعتیں پابندی سے اَدا کرتا رہے اس کے گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما جاء فی صلاۃ الضحی، ۲/ ۱۵۳، حدیث: ۱۳۸۲) **نمازِ اَوّابین کی فضیلت:** حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ان کے دَرمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ (ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی فضل التطوع... الخ، ۱/ ۴۳۹، حدیث: ۴۳۵) **نمازِ تہجُّد کی فضیلت:** حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے کوئی ایسا کام اِرشاد فرمایئے جسے میں اِختیار کروں تو جنّت میں داخل ہو جاؤں۔ اِرشاد فرمایا: سَلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، رِشتہ داروں سے نیک سلوک کرو، رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں تو سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (مستدرک، کتاب الاطعمۃ، فضیلۃ اطعام الطعام، ۵/ ۱۷۹، حدیث: ۷۲۵۶)

2 ...... بخاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر ان لا یستتر من بولہ، ۱/ ۹۵-۹۶، حدیث: ۲۱۶، ۲۱۸۔

3 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب: فی وضع الجرید ونحو الآس علی القبور، ۳/ ۱۸۴۔ نزھۃ القاری، ۱/ ۶۷۲۔

www.dawateislami.net

سبز ٹہنی لگانا بالکل جائز اور مُسْتَحَب کام ہے اور یہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عمل سے ثابت ہے۔[1]

کیا مِرچ کھانے سے زبان پتلی ہوتی ہے؟

سُوال: لوگ بولتے ہیں مرچ کھانے سے زبان پتلی ہوتی ہے اور پڑھنا آتا ہے کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: مِرچی کھانے سے زبان پتلی ہوتی ہے یا پڑھنا آجاتا ہے میں نے کبھی ایسا سنا نہیں۔ ہاں! مَدَنی چینل پر بچوں کا سلسلہ آتا ہے اس میں دِکھایا گیا کہ ہمارے اسلامی بھائی بچوں کو کھیت میں لے گئے اور مِرچیں نکال کر ان کے فوائد بیان کرنے لگے تو انہوں نے ایک فائدہ یہ بھی بتایا کہ مِرچیں کھانے سے قوتِ مُدافعت میں اِضافہ ہوتا ہے یعنی بیماری سے مُقابلہ کرنے کی قُوَّت بڑھ جاتی ہے۔ یاد رہے! یہ فوائد لال مِرچ کے نہیں ہری مِرچ کے ہیں۔ نیز ہری مِرچ بھی زیادہ نہ کھائی جائے کہ اس سے معدے کو نقصان ہو سکتا ہے۔

کتنی قراءت سیکھنا ضروری ہے؟

سُوال: اگر نماز نہ آتی ہو اور باجماعت نماز پڑھی جائے تو کیا نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: جس کی قِراءت دُرُست نہیں ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ کسی جامع شرائطِ امامت قاری کے پیچھے نماز پڑھے اور اس پر فرض ہے کہ کوشش کر کے اتنی قراءت سیکھ اور یاد کر لے کہ جتنی نماز میں کرنا فرض ہے۔[2] نیز نماز میں جتنی قراءت کرنا واجب ہے اتنی ہی سیکھنا اور یاد کرنا واجب ہے۔[3] اِسی طرح جتنی قراءت نماز میں مُسْتَحَب ہے اتنی قراءت سیکھنا اور یاد کرنا مُسْتَحَب ہے۔[4]

قاری کے پیچھے نماز پڑھنے کا مطلب ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھے جو دُرُست قرآن پڑھنا جانتا ہو یہ مُراد نہیں کہ جو بڑے لہجے کے ساتھ کان پر ہاتھ رکھ کر خوبصورت آواز میں پڑھتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھے کہ لوگ عموماً

---

1. مرقاۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، باب آداب الخلاء، ۱/ ۵۹، تحت الحدیث: ۳۳۸۔ نزھۃ القاری، ۱/ ۶۷۱۔
2. درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مطلب فی الالثغ، ۲/ ۳۹۵-۳۹۶ ملخصاً۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۵۷۰، حصہ: ۳۔
3. درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب فی الفرق بین فرض العین ۔ ۔ ۔ الخ، ۲/ ۳۱۵۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۵۴۵، حصہ: ۳۔
4. فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۴۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ایسوں کو ہی قاری سمجھ رہے ہوتے ہیں حالانکہ ان میں سے ہر ایک کا قاری ہونا ضروری نہیں بلکہ ان میں سے بعض مخارِج کے مُعاملے میں توڑ پھوڑ مچا رہے ہوتے ہیں البتہ اگر کوئی اِس طرح خوبصورت اَنداز میں قرآن پڑھنے والا واقعی قاری ہو تو اس کے پیچھے بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ یاد رکھیے! اصل قاری وہ ہے جس کی کم از کم اتنی قراءت دُرُست ہو جس سے نماز صحیح ادا ہوسکے۔ بہر حال جس کی قراءت دُرُست نہ ہو وہ کسی جامع شرائطِ امامت قاری کے پیچھے نماز پڑھے اور سیکھتا بھی رہے اور وہ التحیات بھی سیکھ کر یاد کرلے کہ اس کا بھی نماز میں پڑھنا واجب ہے۔[1]

دو مُردے اور دو خون حلال ہیں

سُوال: دو مُردار کھائے جاتے ہیں: ایک مچھلی اور دوسرا ٹڈّی، سُوال یہ ہے کہ اگر مچھلی سمندر یا دریا میں خود ہی مَر جائے تو اس کو ایسے ہی پکڑ کر کھاسکتے ہیں یا زندہ مچھلی کو شِکار کرکے اس کے مَرنے کے بعد کھانا ہوگا؟ نیز ٹڈّی بھی اگر خود بخود مَر کر ہمارے گھر میں گِر جائے تو اس کو ایسے ہی پکا کر کھاسکتے ہیں یا اس کو بھی پکڑ کر شکار کرکے کھائیں؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: ہمارے لیے دو مَرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں، دو مُردے مچھلی اور ٹڈّی ہیں اور دو خون کلیجی اور تِلّی ہیں۔[2] مچھلی اگر کسی سبب سے مَری جیسا کہ پانی میں کیمیکل ڈال دیا اور اس کی وجہ سے مچھلی مَر گئی یا پانی میں اتنی ہیٹ دی کہ اس کی گرمی سے مچھلی مَر گئی یا اس طرح کے کسی اور سبب سے مَری تو حلال ہے[3] اور اگر طبعی موت مَری یعنی پانی کے اندر ہی فطرتی طور پر مَر کر اُلٹی تیر گئی تو یہ حرام ہے۔[4] البتہ ٹڈّی کا مسئلہ مچھلی کی طرح نہیں ہے۔ دُرِّ مختار میں ہے: ٹِڈّی کسی بھی طرح مَری چاہے قدرتی موت مری ہو یا کسی اور وجہ سے مَر گئی ہو وہ حلال ہے۔[5]

”احمقوں کی جنّت“ کا کیا مطلب ہے؟

سُوال: بعض لوگ آپس میں کہتے ہیں: ”آپ کیا احمقوں کی جنّت میں رہتے ہیں“ ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جی ہاں اِس طرح کے محاورے بولے جاتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ ”کیا بے وقوفوں کی جنّت میں بستا ہے“ اب

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۱۸، حصہ: ۳۔

2 ...... ابنِ ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الکبد و الطحال، ۴/ ۳۲، حدیث: ۳۳۱۴۔ بہارِ شریعت، ۳/ ۳۲۳، حصہ: ۱۵۔

3 ...... درمختار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۱۱ ماخوذاً۔ 4 ...... درمختار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۱۲۔ 5 ...... درمختار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۱۲۔

www.dawateislami.net

خدا جانے احمقوں اور بے وقوفوں کی جنّت سے کیا مُراد ہے؟ ایک محاورہ یہ بھی بولا جاتا ہے: "ماں کی دُعا جنّت کی ہوا" بہر حال اگر کوئی جنّت کی توہین کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔[1] لیکن کوئی مسلمان جنّت کی توہین کیوں کرے گا؟ لہٰذا ایک دَم کفر کا حکم نہیں دیں گے کہ اس کی مُراد معلوم نہیں۔ جنّت کے لفظی معنٰی باغ کے ہیں لیکن عام بول چال میں باغ کو جنّت نہیں بولا جاتا کیونکہ جب جنّت کا لفظ بولتے ہیں تو ایک مخصوص تصور پیدا ہوتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے اصلی جنّت میں جائیں گے۔

باغِ جنّت میں محمد مسکراتے جائیں گے

پھول رحمت کے جھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) یہ جملہ مُحاوَرۃً ہی بولا جاتا ہے جیسے بعض علاقوں کو جنّت نظیر یا جنّت کی مثل بولا جاتا ہے یہاں پر بھی یہی مقصود ہوتا ہے کہ کوئی عجیب باتیں کرتا ہے تو لوگ اسے عُرفاً اور مُحاوَرۃً کہتے ہیں کہ کیا احمقوں کی جنّت میں رہتے ہو؟

اگر بلی دُودھ میں منہ ڈال دے تو کیا حکم ہے؟

سُوال: اگر بلی دُودھ میں منہ ڈال دے تو دودھ کا کیا کیا جائے؟ (سیالکوٹ کے ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: بلی کے دُودھ میں منہ ڈال دینے سے دُودھ ناپاک نہیں ہوجاتا پاک رہتا ہے لہٰذا اِستعمال کیا جاسکتا ہے "البتہ اگر بلی نے ابھی ابھی چوہا کھایا ہے اور خون اس کے منہ پر لگا ہوا ہے اور اسی حالت میں اس نے فوراً اپنا منہ دُودھ میں ڈال دیا تو دودھ ناپاک ہو جائے گا"[2] اب نہ اسے پی سکتے ہیں اور نہ ہی کسی حلال جانور کو پلا سکتے ہیں۔ یاد رکھیے! گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ اور چھپکلی کا جھوٹا مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے۔[3] اگر بلی دودھ میں منہ ڈال دے جس کی وجہ سے اسے پینے میں طبعی طور پر کراہت آئے اور پینے کا دل نہ کرے تو اسی بلی کو وہ دودھ پینے دیا جائے اور اگر اس کے

---

1. کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۵۱۵۔
2. فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی... الخ، ۱/۲۴ ماخوذاً۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۳۴۳، حصہ ۲: ماخوذاً۔
3. فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی... الخ، ۱/۲۴۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۳۴۳، حصہ ۲۔

www.dawateislami.net

پینے کے بعد بھی بچ جائے تو باقی ماندہ کسی دوسرے جانور کو پلا دیا جائے۔ اگر بلی کے دودھ میں مُنہ ڈالنے کے بعد آپ خود بھی یہ دودھ پی لیں گے تو گناہ گار نہیں ہوں گے جبکہ اس بلی نے چوہا کھاتے ہی خون والا منہ دودھ میں نہ ڈالا ہو۔

یاجوج ماجوج قیامت سے کتنے سال پہلے آئیں گے؟

سُوال: یاجوج ماجوج قیامت سے کتنے سال پہلے آئیں گے اور ان کا خاتمہ کرنے کے لیے کون آئے گا؟

جواب: (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) یاجوج ماجوج کا آنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے لیکن ان کے بارے میں یہ وضاحت نہیں ہے کہ یہ کتنا عرصہ پہلے آئیں گے ہاں اتنا ضرور ہے کہ پہلے امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تشریف لائیں گے پھر دَجّال آئے گا اس کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لائیں گے اور پھر اس کے بعد یاجوج ماجوج کا خُروج ہو گا۔[1]

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یاجوج ماجوج غارت گری کا طوفان مچائیں گے اور چاروں طرف خون خرابا کریں گے، پھر سمجھیں گے کہ ہم نے سارے زمین والوں کو مار دیا پھر آسمان کا رُخ کریں گے اور کہیں گے کہ اب ہم آسمانی مخلوق کو ماریں گے تو یہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اور اللہ پاک کی قُدرت سے وہ تیر آسمان سے خون آلُودہ ہو کر لوٹیں گے جس سے وہ سمجھیں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو بھی مار دیا۔ آخر کار اللہ کریم جب چاہے گا ان کی گردنوں میں مخصوص کیڑے پیدا ہو جائیں گے جن کی وجہ سے یہ لوگ مَر جائیں گے۔ یہ اتنی کثیر تعداد میں ہوں گے کہ ان کے مرنے کے بعد ساری زمین ان سے بھر جائے گی، اللہ پاک پرندوں کو بھیجے گا جو ان کو کھائیں گے یا اللہ پاک جہاں چاہے گا یہ پرندے انہیں اُٹھا کر پھینک آئیں گے اور یوں زمین ان سے پاک ہو جائے گی۔[2]

(جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) بہارِ شریعت میں لکھا ہوا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان کے لیے دُعا فرمائیں گے اور جو اَفراد آپ کے ساتھ ہوں گے وہ دُعا پر "امین" کہیں گے۔ جب یاجوج ماجوج مَر جائیں گے تو حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پہاڑ سے نیچے تشریف لائیں گے وہاں یاجوج ماجوج

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۲۴، حصہ: ۱ ماخوذاً۔

2 ...... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی فتنۃ الدجال، ۴/۱۰۳-۱۰۵، حدیث: ملخصاً۔ بہارِ شریعت، ۱/۱۲۴، حصہ: ۱۔

www.dawateislami.net

کی لاشوں سے بدبو اُٹھ رہی ہو گی تو حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دُعا فرمائیں گے تو ان کی لاشوں کو پرندے آکر کھائیں گے یا جہاں اللہ پاک چاہے گا اُٹھا کر پھینک دیں گے یوں زمین ان لوگوں سے پاک ہو گی۔ [1]

بڑے عہدے پر جا کر بھی نیکی مَت چھوڑو! (حکایت)

سُوال: کچھ لوگ جب کسی بڑے عہدے پر فائز ہوتے ہیں تو وہ پہلے جو نیک کام کرتے تھے ان میں سے بعض نیک کام چھوڑ دیتے ہیں لہٰذا اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجئے۔ [2]

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس محلے کی بچیاں اپنی بکریاں لے کر حاضر ہوتیں اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ان کو خوش کرنے کے لیے بکریوں کا دودھ نکال دیا کرتے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خلیفہ بنے تو محلے کی ایک بچی حاضر ہو کر کہنے لگی: ”آپ خلیفہ بن گئے ہیں لہٰذا اب آپ ہمیں بکریوں کا دودھ نکال کر نہیں دیں گے!“ عاشقِ اکبر حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: اب بھی میں تمہیں دودھ نکال کر دیا کروں گا اور اللہ پاک کے کرم سے مجھے یقین ہے کہ تمہارے ساتھ اِسی طرح رہوں گا جیسے پہلے تھا یعنی خلیفہ بننے کے بعد بھی ایسے ہی رہوں گا جیسے پہلے تھا۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خلیفہ بننے کے بعد بھی ان بچیوں کو بکریوں کا دودھ نکال کر دیا کرتے تھے۔ [3]

حکایت سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھول

مذکورہ حکایت سے معلوم ہوا: ❁ جب ہم کوئی نیکی کرنا شروع کریں تو کسی بھی عہدے اور منصب پر پہنچنے کے بعد اس کو نہ چھوڑیں بلکہ اس کو ہمیشہ کرتے رہیں جیسے حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خلیفہ بننے سے پہلے بچیوں کو بکریوں کا دودھ نکال کر دیتے تھے تو خلیفہ بننے کے بعد بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یہ کام جاری رکھا۔ ❁ ہماری باتیں اور کام ایسے ہونے چاہئیں جو مسلمانوں کا دِل خوش کریں نہ ایسے ہوں کہ ان کے دِل دُکھیں۔

---

1. مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ، ص ۱۲۰۰-۱۲۰۱، حدیث: ۷۳۷۳ ملخصاً۔
2. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
3. تھذیب الاسماء واللغات، النوع الثانی الکنی، حرف الباء، باب ابی بکر، فصل فی علمہ و زھدہ و تواضعہ، ۲/ ۴۸۰۔

www.dawateislami.net

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ،[1] یقینی جنّتی،[2] صحابی ابنِ صحابی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نام عبدُ اللہ، کنیت ابو بکر[3] اور لقب صِدّیق ہے۔[4] آپ کے والدِ محترم کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ ہے[5] اور آپ کی والدۂ ماجدہ کا نام سلمٰی ہے۔[6] حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے والد، والدہ، بیٹے، بیٹیاں اور پوتے[7] سب صحابی تھے[8] بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہزادی حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن یعنی مومنوں کی والدہ ہیں کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے نکاح فرمایا ہے۔[9]

سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے صحابی

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا وہ ابو بکر بن ابو قحافہ ہیں اور اگر میں دُنیا میں کسی کو خلیل یعنی دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا، لیکن اسلام کی محبت قائم ہے یا قائم ہو چکی ہے۔[10] نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ باکمال کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ بنے اور 22 جمادی الاخریٰ 13 سنہ ھ میں آپ کا اِنتقال ہوا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمر

---

1 ...... تھذیب الاسماء و اللغات، النوع الثانی الکنی، حرف الباء، باب ابی بکر، فصل فی ولادتہ، ۲/۴۸۰، رقم: ۷۲۷۔

2 ...... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول، فضائل العشرۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم، ۱/۹۱، حدیث: ۱۳۳۔

3 ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب المناقب و الفضائل، تسمیۃ من سمی من اھل بدر فی الجامع للبخاری، ۱۰/۶۲۷۔

4 ...... معجم کبیر، نسبۃ ابی بکر الصدیق و اسمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۴-۱۵۔

5 ...... الثقات لابن حبان، کتاب الصحابۃ، باب العین، ۱/۳۸۱، رقم: ۸۵۵۔

6 ...... معجم کبیر، نسبۃ ابی بکر الصدیق و اسمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ۱/۵۱، حدیث: ۱۔

7 ...... حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے تین بیٹے، تین بیٹیاں اور تین پوتے ہیں، بیٹوں کے نام: محمد، عبد الرحمٰن، عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم۔ بیٹیوں کے نام: اُمِّ کلثوم، عائشہ، اَسماء رَضِیَ اللہُ عَنْہُن۔ پوتوں کے نام: عبدُ اللہ، قاسم، ابو عتیق محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُم۔ (فیضانِ صدیقِ اکبر، ص۷۶)

8 ...... معجم کبیر، نسبۃ ابی بکر الصدیق و اسمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ۱/۵۴، حدیث: ۱۱۔ تھذیب الاسماء و اللغات، النوع الثانی الکنی، حرف الباء، باب ابی بکر الصدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ۲/۴۷۲، رقم: ۷۲۷۔ 9 ...... معجم کبیر، عائشۃ بنت ابی بکر الصدیق، ۲۳/۲۸، حدیث: ۷۱۔

10 ...... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ھجرۃ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و اصحابہ الی المدینۃ، ۲/۵۹۱، حدیث: ۳۹۰۴۔

www.dawateislami.net

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور پھر اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر شریف کے قریب ہی پہلو میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دفن کیے گئے۔[1]

خود کو چھوٹا سمجھ کر جواب دینے سے مَت رُکیے! (حکایت)

سُوال: اگر کوئی بڑا سُوال کرے اور چھوٹے کو اس کا جواب معلوم ہو تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟[2]

جواب: اسے جواب دینا چاہیے چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک مَرتبہ لوگوں سے کسی آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر پوچھی، کسی کی جانب سے کوئی جواب نہ آیا تو کم عمر صحابی بلکہ صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے عرض کیا: اِس کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ ہے، حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے انہیں محبت دیتے ہوئے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اگر تمہیں معلوم ہے تو ضرور بتاؤ اور خود کو چھوٹا مَت سمجھو۔[3] اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی بڑا سُوال کرے اور آپ چھوٹے ہوں مگر آپ کو جواب معلوم ہو تو خود کو چھوٹا سمجھ کر جواب دینے سے مَت رُکیے، اگر آپ کا جواب غَلَط ہوا تو آپ کو صحیح جواب معلوم ہو جائے گا اور اس صورت میں بھی آپ ہی کا فائدہ ہے۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف

حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام مُبارَک عُمر اور لقب فاروقِ اعظم ہے۔[4] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ ہیں۔[5] اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن کا لقب سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہی کو دیا گیا۔[6] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جنّتی صحابی

---

1. طبقات ابن سعد، عمر بن الخطاب، ذکر استخلاف عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ۳/۲۰۷، رقم: ۵۶۔ تاریخ الخلفاء، ابوبکر الصدیق، فصل فی مرضه ووفاته... الخ، ص۶۲ ملتقطاً۔
2. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
3. بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله: ایود احدکم ان تکون له جنة... الخ، ۳/۱۸۵، حدیث: ۴۵۳۸۔
4. تاریخ المدینة المنورة لابن شبة، عمر بن الخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، تسمیته بالفاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، الجزء: ۲، ۱/۶۶۲۔
5. تاریخ المدینة المنورة لابن شبة، عمر بن الخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ذکر ابتداء خلافته رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، الجزء: ۲، ۱/۶۷۳۔
6. تاریخ المدینة المنورة لابن شبة، عمر بن الخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اول من سمی عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، امیر المؤمنین، الجزء: ۲، ۱/۶۷۷-۶۸۰۔

www.dawateislami.net

ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عُمر جنتی ہے۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے وِصالِ باکمال کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ مُقَرَّر ہوئے۔[2] آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بڑے بڑے کام کیے جو بہت سی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام یعنی وہ مہینا جس میں بقرہ عید آتی ہے، اس کی 26 تاریخ کی صبح آگ کی عبادت کرنے والے ایک شخص[3] نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو فجر کی نماز کے دَوران حملہ کرکے سخت زخمی کر دیا اور کچھ دِن کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شہید ہو گئے۔[4] آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پہلی مُحَرَّمُ الْحَرام 24 سِنِ ہجری کو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر شریف کے قریب حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پہلو میں دَفن کیے گئے۔[5] آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو شہید کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ظالم کے زخمی کرنے کی وجہ سے کسی کا اِنتقال ہو جائے تو اس کو بھی شہادت کا مَرتبہ ملتا ہے۔

اِیمان کی سَلامتی کا وَظیفہ

سُوال: اِیمان کی سَلامتی کا وَظیفہ اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ روزانہ صبح 41 بار پڑھیے، اول آخر دُرُود شریف بھی پڑھ لیجئے۔[6] نیز سوتے وقت جب اپنے اَوراد و وَظائف پڑھ لیں تو آخر میں سورۂ کافرون پڑھ لیں اس کے بعد کوئی بات چیت نہ کریں اور اگر بات چیت ہو جائے تو پھر سورۂ کافرون پڑھ لیں تاکہ آخری کلام سورۂ کافرون ہو۔ اِس سورتِ مُبارَکہ میں اِیمان کا تذکرہ اور اِقرار ہے اِنْ شَآءَ اللہ اِسی پر خاتمہ ہو گا۔[7]

---

1. ...... ابن ماجه، كتاب السنة، باب فى فضائل اصحاب رسول، فضائل العشرة رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ، ۱/۹۱، حديث: ۱۳۳۔ تاریخ ابن عساکر، عمر بن الخطاب، ۴۴/۱۶۸، رقم: ۵۲۰۶، حديث: ۹۶۷۲۔
2. ...... طبقات ابن سعد، عمر بن الخطاب، ذكر استخلاف عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ۳/۲۰۷، رقم: ۵۶۔
3. ...... اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حملہ کر کے زخمی کرنے والے شخص کا نام "ابولؤلؤ فیروز" تھا۔ (طبقات ابن سعد، عمر بن الخطاب، ذكر استخلاف عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ۳/۲۶۶)
4. ...... العقد الثمين، حرف العين، من اسمه عمر، عمر بن الخطاب، ۵/۳۳۵، رقم: ۲۱۶۵۔
5. ...... طبقات ابن سعد، عمر بن الخطاب، ذكر استخلاف عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ۳/۲۵۷-۲۸۱، رقم: ۵۶۔
6. ...... كشف الخفاء، حرف الطاء المهملة، ۲/۳۹، تحت الحديث: ۱۶۶۱۔ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۱۱۔
7. ...... ابوداود، كتاب الادب، باب ما يقول عند النوم، ۴/۴۰۷، حديث: ۵۰۵۵۔ فيض القدير، حرف الهمزة، ۱/۳۲۴، تحت الحديث: ۳۶۷۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	صَدَقہ غریبوں کو دینا اچھا ہے یا پرندوں کو؟	10
ہمیشہ نفع دینے والا کاروبار	1	کیا مُرغی کی طرح اِنسان بھی بچا ہوا پانی گِرا سکتا ہے؟	12
سب سے عمدہ اونٹ راہِ خدا میں دے دیا (حکایت)	2	قبر کِن کِن لوگوں کو دبائے گی؟	12
اَسّی ہزار (80,000) حافظِ قرآن بنانے والی مَدَنی تحریک	3	کن لوگوں کی ہڈیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہوں گی؟	13
ٹیلی تھون میں رَقم دینے والے اجیروں کے لیے دُعائے عطار	4	قضا نمازوں کے ہوتے ہوئے تہجد اور اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھنا کیسا؟	14
خدمتِ دِین کا جذبہ ایسا بھی ہوتا ہے!	4	قَبر پر سبز پودے کی ٹہنی لگانے کا شرعی حکم	15
کیا اسلامی بہنیں ٹیلی تھون میں زیورات دے سکتی ہیں؟	5	کیا مِرچ کھانے سے زبان پتلی ہوتی ہے؟	16
اِیصالِ ثواب کے لیے ٹیلی تھون میں حِصّہ ڈالنا	5	کتنی قراءت سیکھنا ضروری ہے؟	16
بوڑھے اَفراد ٹیلی تھون میں حصہ کیسے ملائیں؟	6	دو مُردے اور دو خون حلال ہیں	17
نیکی میں تعاون کرنے والا بھی ثواب کا حق دار ہے	6	"احمقوں کی جنّت" کا کیا مطلب ہے؟	17
روٹی سے ہاتھ صاف کرنا کیسا؟	7	اگر بلی دُودھ میں منہ ڈال دے تو کیا حکم ہے؟	18
سجدہ لمبا ہونے سے نماز میں کوئی خرابی تو نہیں آتی؟	7	یاجوج ماجوج قیامت سے کتنے سال پہلے آئیں گے؟	19
سجدے میں بلند آواز سے دُعا کی جائے یا آہستہ؟	7	بڑے عہدے پر جا کر بھی نیکی مَت چھوڑو! (حکایت)	20
ناپاکی کی حالت میں عورت کا بچے کو دُودھ پلانا کیسا؟	8	حکایت سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول	20
ساس بہو آپس میں کس طرح پیش آئیں؟	8	صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف	21
بچے کو ریکارڈ شُدہ اَذان سُنانا کیسا؟	8	سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے صحابی	21
ختم شریف پڑھتے وقت پانی یا دُودھ کا گلاس رکھنا ضروری ہے؟	9	خود کو چھوٹا سمجھ کر جواب دینے سے مَت رُکیے! (حکایت)	22
کیا عَلَوی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟	9	فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف	22
سچ بولنے کا ذہن کس طرح بنے؟	10	اِیمان کی سَلامتی کا وظیفہ	23

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
مستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا	امام عبد اللہ بن محمد ابو بکر بن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
تہذیب الاسماء واللغات	امام ابو زکریا محی الدین بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الفکر بیروت
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فیض القدیر	علامہ عبد الرؤوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
نزہۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال لاہور
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
الثقات لابن حبان	الحافظ محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
عیون الاخبار	ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری، متوفی ۲۷۶	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبۃ	ابو زید عمر بن شبہ النمیری البصری، متوفی ۲۶۵ھ	دار الفکر ۱۴۱۰ھ
تاریخ الخلفاء	امام ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	کراچی
العقد الثمین	امام تقی الدین محمد بن احمد الحسنی الفاسی المکی، متوفی ۸۳۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
کتاب الکبائر للذہبی	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	پشاور
درمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
شرح الصدور	امام ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اھل السنۃ برکات رضا ہند
فیضان نماز	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان صدیق اکبر	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غور وفکر“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

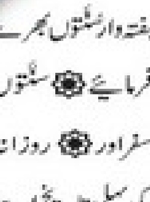

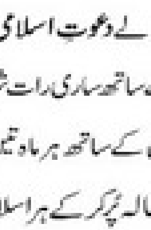

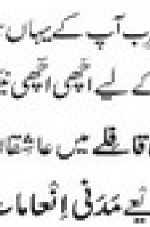

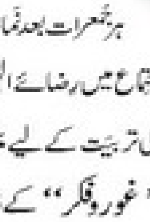

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net